روزنامہ

سوموار 11 مئی 2015ء 21 رجب 1436 ہجری 11 ہجرت 1394 ہش

صلح جو مگر بہادر بنو

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے مسلمانو! دشمن کے مقابلہ کی کبھی تمنا نہ کیا کرو اور خدا سے امن اور عافیت کے خواہاں رہو، لیکن جب دشمن کے ساتھ تمہارا ٹکراؤ ہو جائے تو پھر صبر اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کرو اور یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔

(مسلم کتاب الجهاد والسیر باب کراهة تمنی لقاء العدو حدیث نمبر :4542)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت ﷺ نے بنو ہوازن سے مقابلہ کے لئے مکہ سے روانگی سے قبل جائزہ لیا تھا تو متوقع جنگ کے لحاظ سے اسلامی فوج کے پاس سامان جنگ بے حد کم تھا۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے آپؐ نے مکہ کے غیر مسلم مالدار رئیس صفوان بن امیہ سے کچھ ہتھیار بطور قرض مانگے تو اس نے آپؐ سے کہا: ''کیا آپ اپنے اقتدار کی وجہ سے میرا مال چھیننا چاہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ''نہیں ہم تو عاریۃً مانگ رہے ہیں اور ان کی واپسی کے لئے ضمانت دینے کے لئے بھی تیار ہیں''۔ اس پر وہ آمادہ ہوا اور اس نے ایک سو زرہیں دیں جن کے ساتھ خود اور ڈھالیں وغیرہ بھی تھیں۔

(موطا امام مالک کتاب النکاح و ابن ھشام و زرقانی غزوہ حنین)

ابھی بھی سامان جنگ تھوڑا تھا لہٰذا آپؐ نے اپنے چچا زاد نوفل بن حارث سے بھی تین ہزار نیزہ مستعار لیا۔ اسی طرح ابو جہل کے سوتیلے بھائی عبداللہ بن ابی ربیعہ سے تیس/ چالیس ہزار درہم قرض لئے۔ یہ بھی مکہ کا بہت دولتمند شخص تھا۔ اسے بعد میں مسلمان ہونے کی توفیق بھی ملی۔ (مسند احمد مسند المدنیین حدیث عبداللّٰہ بن ابی ربیعه)

مکے کے طلقاء یعنی وہ لوگ جن کو آنحضرت ﷺ نے عام معافی دی تھی اور وہ مسلمان ہو چکے تھے، غزوہ حنین کے لئے روانگی سے قبل ان میں سے دو ہزار افراد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس لشکر میں شمولیت کے لئے درخواست کی جسے آپؐ نے بلاتردد قبول فرمالیا۔ ان کے ساتھ اسی (80) مشرکین مکہ نے بھی آپؐ کی خدمت میں درخواست کی ''گو ہم مسلمان نہیں مگر آپؐ کی حکومت میں ہونے کی وجہ سے آپؐ کی رعایا ہیں۔ اس لئے آپ کا اور ہمارا دشمن سانجھا ہے۔ لہٰذا ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر اس کا مقابلہ کریں گے''۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو بھی اپنے لشکر میں شامل فرمالیا۔ ان میں ان کا سردار صفوان بن امیہ بھی تھا۔ (زرقانی غزوہ حنین)

اس موقع پر چونکہ مکہ کے بہت سے نومسلم بھی اس لشکر میں شامل تھے اور وہ بھی تھے جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے۔ ان میں کئی ایک رؤسا بھی تھے جو سرسری اعتقاد کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے تھے، ایسے لوگوں کی تالیف قلب کے لئے اللہ تعالیٰ نے خاص ارشاد فرمایا ہے۔ (التوبہ:60) چنانچہ اس ارشاد کی تعمیل میں آنحضرت ﷺ نے ان میں بہت سے لوگوں کو خمس میں سے پچاس پچاس اونٹ دیئے اور رؤساء کو اس سے زیادہ، اسی طرح بعض اور لوگوں کو بھی ان غنائم میں سے کچھ نہ کچھ دیا۔ (ابن سعد ابن هشام و زرقانی غزوہ حنین)

حقوق اخوت نہ چھوڑو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''آئندہ کے لئے یاد رکھو کہ حقوق اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو، ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔''

......'' مجھے یہی بتایا گیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ (الرعد:12) اللہ تعالیٰ کسی حالت میں قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، استغفار بھی کرتے ہیں، پھر کیوں مصائب اور ابتلاء آجاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے۔ سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ماپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہئے اگر تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا؟ اور پانی کے پیالے کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے۔ جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔ یہ سنّت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 270)

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

(مجلس انصار اللہ پاکستان)

مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام ہونے والے پہلے سہ ماہی اول مقابلہ مضمون نویسی 2015ء بعنوان ''مجلس انصار اللہ کے مقاصد اور ہماری ذمہ داریاں'' میں مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب دار العلوم شرقی نور ربوہ نے اول، مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب واپڈا ٹاؤن لاہور نے دوم اور مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب گلشن جامی کراچی نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

انتباہ

نوٹ: جماعت احمدیہ کی جو کتب ورسائل اس فہرست میں موجود ہیں ان کے ساتھ ★ بنادیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

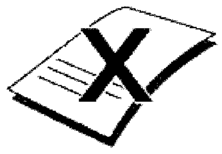
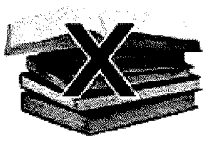
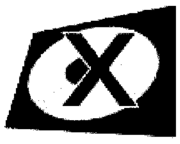

حکومت پنجاب نے متحدہ علماء بورڈ کی سفارشات کی بناء پر مندرجہ ذیل کتب، رسائل، پمفلٹ، سی ڈیز، ڈی وی ڈیز کی نشرو اشاعت اور خرید وفروخت پر پابندی عائد کردی ہے اور ضبطگی کے احکامات بھی جاری کر دیے ہیں۔ عوام الناس کو بذریعہ اشتہار ہذا آگاہ کیا جاتا ہے۔
کہ ان تمام کتب/سی ڈیز/رسائل/پمفلٹ وغیرہ پر کسی بھی ظاہراً اور مخفی ذریعے/طریقے سے اشاعت، فروخت یا آویزاں کرنے پر مکمل پابندی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے شخص اور ادارے کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(2) مروجہ قوانین کے مطابق خلاف ورزی کرنے والوں کو پانچ سال تک قید اور جرمانے کی سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ خلاف ورزی کے مرتکب افراد کے خلاف 11-W ATA، 8-ATA اور 99-A Cr.P.C کے تحت مقدمات کا اندراج ہوگا۔

(3) تمام ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسرز اور ڈسٹرکٹ پولیس آفیسرز اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ مندرجہ ذیل کتب اور سی ڈیز کی اشاعت اور فروخت کسی بھی طریقے سے نہ ہو سکے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف متعلقہ قوانین کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے۔

سیریل نمبر	نام کتب/سی ڈی/رسائل وغیرہ	مصنف	پبلشر/ناشر
1	[illegible]	[illegible]	--
2	[illegible]	[illegible]	--
3	[illegible]	[illegible]	--
4	★ Way of the Seekers	[illegible]	--
5	★ [illegible]	[illegible]	--
6	★ [illegible]	[illegible]	--
7	★ New Canada	[illegible]	--
8	[illegible]	[illegible]	--
9	[illegible]	[illegible]	--
10	[illegible]	[illegible]	--
11	[illegible]	[illegible]	--
12	[illegible]	[illegible]	--
13	[illegible]	[illegible]	--
14	[illegible]	[illegible]	--
15	[illegible]	[illegible]	--
16	[illegible]	[illegible]	--
17	[illegible]	[illegible]	--
18	[illegible]	[illegible]	--
19	[illegible]	[illegible]	--
20	[illegible]	[illegible]	--
21	[illegible]	[illegible]	--
22	[illegible]	[illegible]	--
23	[illegible]	[illegible]	--
24	[illegible]	[illegible]	--
25	[illegible]	[illegible]	--
26	[illegible]	[illegible]	--
27	[illegible]	[illegible]	--
28	[illegible]	[illegible]	--
29	[illegible]	[illegible]	--
30	[illegible]	[illegible]	--
31	[illegible]	[illegible]	--
32	[illegible]	[illegible]	--
33	[illegible]	[illegible]	--
34	[illegible]	[illegible]	--
35	[illegible]	[illegible]	--
36	[illegible]	[illegible]	--
37	[illegible]	[illegible]	--
38	[illegible]	[illegible]	--
39	[illegible]	[illegible]	--
40	[illegible]	[illegible]	--
41	[illegible]	[illegible]	--
42	[illegible]	[illegible]	--
43	[illegible]	[illegible]	--
44	[illegible]	[illegible]	--
45	[illegible]	[illegible]	--
46	[illegible]	--	--
47	[illegible]	[illegible]	--
48	[illegible]	[illegible]	[illegible]
49	[illegible]	[illegible]	[illegible]
50	[illegible]	[illegible]	[illegible]
51	[illegible]	[illegible]	[illegible]
52	[illegible]	[illegible]	[illegible]
53	[illegible]	[illegible]	[illegible]
54	[illegible]	[illegible]	[illegible]
55	[illegible]	[illegible]	[illegible]
56	[illegible]	[illegible]	[illegible]
57	[illegible]	[illegible]	[illegible]
58	[illegible]	[illegible]	[illegible]
59	[illegible]	[illegible]	[illegible]
60	[illegible]	[illegible]	[illegible]
61	[illegible]	[illegible]	[illegible]
62	★ [illegible]	[illegible]	[illegible]
63	[illegible]	[illegible]	[illegible]
64	★ [illegible]	[illegible]	[illegible]
65	★ [illegible]	[illegible]	[illegible]
66	[illegible]	[illegible]	[illegible]
67	[illegible]	--	[illegible]
68	[illegible]	[illegible]	[illegible]
69	[illegible]	[illegible]	[illegible]
70	[illegible]	[illegible]	[illegible]
71	[illegible]	[illegible]	[illegible]
72	[illegible]	[illegible]	[illegible]
73	[illegible]	[illegible]	[illegible]
74	[illegible]	[illegible]	[illegible]
75	[illegible]	[illegible]	[illegible]
76	[illegible]	[illegible]	[illegible]
77	[illegible]	[illegible]	[illegible]
78	[illegible]	[illegible]	[illegible]
79	[illegible]	--	[illegible]
80	[illegible]	[illegible]	[illegible]
81	[illegible]	[illegible]	[illegible]
82	[illegible]	[illegible]	[illegible]
83	[illegible]	[illegible]	[illegible]
84	[illegible]	[illegible]	[illegible]
85	[illegible]	[illegible]	[illegible]
86	[illegible]	[illegible]	[illegible]
87	[illegible]	[illegible]	[illegible]
88	[illegible]	[illegible]	[illegible]
89	[illegible]	[illegible]	[illegible]
90	The Christian Times	[illegible]	[illegible]
91	★ [illegible]	[illegible]	[illegible]
92	★ [illegible]	[illegible]	--
93	[illegible]	[illegible]	--
94	[illegible]	[illegible]	--
95	[illegible]	--	--
96	[illegible]	--	--
97	[illegible]	[illegible]	[illegible]
98	[illegible]	--	[illegible]
99	[illegible]	--	--
100	[illegible]	[illegible]	[illegible]
101	[illegible]	[illegible]	[illegible]
102	[illegible]	[illegible]	[illegible]
103	[illegible]	[illegible]	[illegible]
104	[illegible] 2010	--	--
105	[illegible]	[illegible]	[illegible]
106	★ [illegible]	[illegible]	[illegible]
107	★ [illegible]	[illegible]	[illegible]
108	[illegible]	[illegible]	[illegible]
109	[illegible]	[illegible]	[illegible]
110	[illegible]	[illegible]	[illegible]
111	[illegible]	[illegible]	[illegible]
112	[illegible]	--	--
113	[illegible]	[illegible]	[illegible]
114	[illegible] 2010 [illegible] 2011	[illegible]	--
115	[illegible]	--	--
116	[illegible]	[illegible]	[illegible]
117	[illegible]	[illegible]	[illegible]
118	[illegible]	[illegible]	[illegible]
119	[illegible]	[illegible]	[illegible]
120	[illegible]	[illegible]	[illegible]
121	[illegible]	[illegible]	--
122	[illegible]	[illegible]	--
123	[illegible]	[illegible]	[illegible]
124	[illegible]	[illegible]	[illegible]
125	[illegible] Vol 6	[illegible]	[illegible]
126	[illegible] Vol 5	[illegible]	[illegible]
127	[illegible] Vol 4	[illegible]	[illegible]
128	[illegible]	[illegible]	[illegible]
129	[illegible]	[illegible]	--
130	[illegible]	[illegible]	[illegible]
131	[illegible]	--	--
132	[illegible]	--	--
133	[illegible]	--	--
134	[illegible]	[illegible]	[illegible]
135	[illegible]	[illegible]	[illegible]
136	[illegible]	[illegible]	[illegible]
137	[illegible]	[illegible]	[illegible]
138	[illegible] 2013	[illegible]	[illegible]
139	[illegible] 2014	[illegible]	[illegible]
140	[illegible] 2014	[illegible]	[illegible]
141	[illegible]	--	[illegible]
142	[illegible]	[illegible]	[illegible]
143	[illegible]	[illegible]	[illegible]
144	[illegible]	[illegible]	[illegible]
145	[illegible] 2013	[illegible]	[illegible]
146	[illegible] Part	[illegible]	[illegible]
147	[illegible]	[illegible]	[illegible]
148	[illegible]	[illegible]	[illegible]
149	[illegible]	[illegible]	[illegible]
150	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فون نمبرز: 042-99210301-02
فیکس نمبرز: 042-99213672-77

حکومت پنجاب محکمہ داخلہ

SPL - 893

شفیق باپ، مہربان مربی بہترین دوست اور ہمدرد رہنما

حضرت مصلح موعود کی پیاری پیاری یادیں

آپ ہر وقت محبت و پیار بانٹتے مگر تربیت کے پہلوؤں کو نظر انداز نہ کرتے تھے

محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ

(قسط دوئم)

کلرک کی شرارت اور حضور کی ہمدردی

جب میرا میٹرک کا نتیجہ نکلنے کا اعلان ہوا کہ کس تاریخ کو نکلے گا ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنے پہلے اور آخری لڑکے کا رول نمبر اور ہم تین خاندان کی لڑکیاں تھیں پہلی اور آخری کا رول نمبر لاہور کسی کو بھجوایا تا کہ ان سب کے نمبر ایک دن پہلے معلوم ہو جائیں کیونکہ اس وقت رزلٹ کی لسٹ کافی دنوں بعد آتی تھی۔ اس وقت رزلٹ چھپنے کے لئے پریس بھی جا چکا تھا۔ چاروں کے نمبر تو ایک رات پہلے معلوم ہو گئے مگر کلرک نے شرارت کی اور پریس والوں سے کہا ان کے آگے رزلٹ لیٹر آن لکھ دیا جائے۔ جب رزلٹ آیا تو میرے رول نمبر کے آگے رزلٹ لیٹر آن لکھا تھا مَیں رو رو کر ہلکان ہو گئی مجھے یاد ہے ابا جان کے کھانے کے کمرہ میں ابا جان کرسی پر بیٹھے تھے اور میں ان کی گود میں بیٹھی بے تحاشہ رو رہی تھی۔ ابا جان مجھے پیار کریں تسلی دیں اور بار بار یہ کہیں کہ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اس وقت لاہور میں تھے اور پنجاب یونیورسٹی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں سے تھے (اس وقت بورڈ نہیں بنے تھے بلکہ پنجاب یونیورسٹی کے ماتحت امتحان ہوتے تھے) ٹی آئی کالج بھی لاہور میں تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے یہ معاملہ بورڈ کے سامنے پیش کیا تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ ساری شرارت کلرک کی ہے وہ کبھی کچھ بیان کرے کبھی کچھ۔ بورڈ نے فیصلہ کیا اس کلرک کو سزا ملنی چاہئے اصل میں وہ پیسے لینا چاہتا تھا۔ بھائی جان نے کہا میری بہن اور باقی بچوں کے رزلٹ انہیں بھجوائیں یہی سزا اس کے لئے کافی ہے کہ اس کی اتنی بے عزتی سب کے سامنے ہوئی ہے۔ میری ہائی فرسٹ کلاس تھی۔ وظیفہ بھی تھا ابا جان نے کہا کسی مستحق بچے کو دے دیں۔

بچوں کی نگرانی خود کرتے تھے

ہم کوئٹہ میں تھے ابا جان کے ساتھ والے کمرہ میں دونوں کے درمیان دروازہ تھا جو بند رہتا تھا۔ امی نے مجھے سختی سے منع کیا ہوا تھا کہ میرے دکھائے بغیر کوئی ناول نہیں پڑھنا۔ آپا سلیمہ میر جو بعد میں کراچی کی صدر بھی رہی ہیں وہ لائبریری سے ناول لا کر اماں جان کو سناتی تھیں۔ ایک چھوٹا سا ناول لائیں رئیس جعفری کا اس پر لکھا تھا نہایت پاکیزہ ناول۔ مَیں نے ان سے لے لیا کہ پاکیزہ ناول ہے اور پڑھنے لگی رات کا وقت تھا چھوٹا سا ناول تھا انجام کچھ دردناک تھا (مجھے اس وقت یہی لگا تھا) مَیں رونے لگی۔ امی نے میرے رونے کی آواز سنی تو اٹھ کر میرے پاس آئیں میرے منہ پر سے لحاف اٹھایا اور ناول دیکھ کر اٹھا لیا اور مجھے ڈانٹا کہ میری اجازت کے بغیر کیوں پڑھا۔ ابا جان آواز سن کر دروازہ کھول کر آئے اور پوچھا امی نے بتایا مَیں روتی جاتی اور کہتی کہ یہ تو پاکیزہ ناول ہے۔ اس پر ابا جان نے ناول امی کے ہاتھ سے لے لیا اور کہا کہ مَیں پڑھوں گا امی کہیں کہ پہلے مَیں نے لیا ہے اس لئے پہلی باری میری ہے اس چھینا جھپٹ میں غالباً کامیابی ابا جان کو ہوئی۔

مجھے ڈاکٹر ہمیشہ سے اچھے لگتے تھے مَیں ابا جان کو کہتی تھی کہ مَیں نے ڈاکٹر بننا ہے ابا جان کہتے کہ ہومیوپیتھی ڈاکٹر بنو۔ ابا جان نے کلکتہ سے میرے لئے ٹویلوٹشو کتاب منگوائی اور کہا اس کو پڑھو اور کہا کہ شروع میں تمہیں یوں لگے گا کہ ہر بیماری تمہیں ہے۔ پھر مجھے دوائیاں منگوا کر دیں اور کہا اپنے اردگرد یعنی ملازمین وغیرہ سے بیماری کی علامات معلوم کر کے اچھی طرح مطالعہ کر کے دوائی دینا۔ مَیں نے ایسا ہی کیا پھر ابا جان کو بتایا کہ فلاں کو مَیں نے یہ دوائی دی ہے اس کی یہ علامات ہیں۔ کہنے لگے ٹھیک دوائی دی ہے اس طرح کرتی رہی۔ میرے میٹرک کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو میرے ڈاکٹری کے شوق کا پتہ تھا اور اس وقت ضروری نہیں تھا کہ ایف ایس سی کرنے کے لئے سائنس میں میٹرک کیا ہو۔ ابا جان کو کہا اس کو اتنا شوق ہے اس کو اجازت دے دیں۔ ابا جان نے کہا پردے کا مسئلہ ہو گا۔ بھائی جان نے کہا مَیں اپنے کالج میں اس کا پردے کا انتظام کر دوں گا اور میرے اتنے تعلقات ہیں کہ یہ پردہ میں میڈیکل کالج میں پڑھ سکے گی خیر بڑی مشکل سے بھائی جان نے اجازت دلوائی۔ اس دوران میری نانی کے گھر بھاگتے ہوئے بھائی منور کے بیٹے مظہر کا سر اس قدر زور سے ٹکرایا کہ خون کے فوارے نکل پڑے۔ اس کی بجائے مجھے کورامین پلانی پڑی کیونکہ مَیں خون بالکل نہیں دیکھ سکتی تھی۔ جب داخلہ کا وقت آیا تو مَیں نے صاف انکار کر دیا بھائی جان مجھ سے ناراض کہ مَیں نے کتنی مشکلوں سے تمہارے لئے ابا جان کو راضی کیا ہے اور اب تم پیچھے ہٹ رہی ہو۔

مزاح کا ایک انداز

کچے مکانوں کی بات ہے میں نے شوکت تھانوی کی ایک کتاب پڑھی ''غالب کے افسانے'' تھوڑے سے افسانے تھے مگر عنوان غالب کا کوئی نہ کوئی شعر تھا۔ اس میں ایک شعر کے ماتحت کچھ اس طرح کی کہانی تھی کہ ایک لڑکا ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ لڑکی کا باپ آموں کا بے حد شائق ہے اور ہر قسم کی معلومات آموں کے متعلق رکھتا ہے۔ لڑکے کو آموں کے بارہ میں الف ب بھی معلوم نہیں۔ لڑکی نے اپنے باپ سے ملوانے سے پہلے لڑکے کو آموں کے متعلق بہت کچھ بتایا اور کہا اگر تم اس امتحان میں پاس ہو گئے تو رشتہ پکا۔ مجھے بڑے مزے کا افسانہ لگا۔ اس وقت آپا چھیرو کا رشتہ نہیں ہوا تھا (ابا جان کو بھی آم کا شوق تھا اور ہر قسم کی معلومات تھیں) مَیں ابا جان کے پاس گئی اور افسانہ سنا کر کہا کہ آپ بھی یہ شرط شادی کی رکھ دیں (میرا مطلب آپا چھیرو کے لئے تھا) خوب مسکرائے اور کہا مَیں سمجھ گیا اپنے لئے کہہ رہی ہو۔ مَیں نے کہا نہیں آپا چھیرو کے لئے۔ کہنے لگے نہیں میں سمجھ گیا ہوں اپنے لئے کہہ رہی ہو۔

بیماری میں خیال رکھتے

ربوہ میں قصر خلافت میں مجھے سخت تیز بخار ہو گیا۔ ظہر کی نماز پڑھا کر سیدھے نیچے میرے پاس آئے۔ مَیں امی کے کمرے میں ان کے پلنگ پر تھی اور نیم بے ہوشی اور کابوس کی حالت تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا چھت نیچے ہوتی جا رہی ہے اور میرے دل پر اور سینہ پر بوجھ بڑھتا جا رہا ہے مجھے سانس لینا دشوار ہو رہا ہے اور دم گھٹا جا رہا ہے اس حالت میں بھی اس کیفیت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ بڑی مشکل سے مَیں نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا ابا جان میرے پہلو میں بیٹھے تھے دوسرا ہاتھ میرے اوپر سے گزار کر میرے دوسرے پہلو کے پاس پلنگ پر تھا۔ میرے اوپر جھکے ہوئے تھے اور آہستہ آہستہ میرے گال کو تھپک رہے تھے اور مجھے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔

کوئٹہ میں رمضان میں مَیں نے دیکھا کہ جب فجر ہونے میں دس منٹ رہ جاتے تھے تو سحری کی ٹرے لے کر جس کی ڈیوٹی ہوتی وہ دروازہ کھٹکھٹاتا حضور اندر تہجد پڑھ رہے ہوتے جب تھوڑا سا وقت رہ جاتا تو دروازہ کھلتا ٹرے لیتے پھر بند کر دیتے سحری میں ابلے ہوئے چاول، شوربا اور چائے ہوتی چند نوالے چاولوں کے لیتے تھوڑی سی چائے پیتے اور بس۔ ویسے بھی بے حد تھوڑی خوراک تھی۔

ابا جان کھانے کی ترکیبیں بھی ایجاد کیا کرتے تھے۔ سندھ میں ایک دفعہ امی کو خفیہ طور پر ایک ترکیب بتائی اور کہا کہ پاس ایک پڑیا بنا کر رکھ دینا جس میں کچھ بھی نہ ہو اور باقی چیزیں بھی خفیہ رکھیں ابا جان کے کمرہ کے سامنے برآمدہ میں امی نے انگیٹھی پر کھانا پکایا (چکن کی یخنی بنا کر چکن کے گوشت کے ریشے کر لئے اور اس میں ثابت مسور پکائی باقی مصالحے اسی طرح تھے) جب مسور تیار ہو گئے تو کہا کہ اب اندر کر کے پڑیا خالی کر دو (جسمیں کچھ بھی نہیں تھا) پھر کہا اس کو اچھی طرح ہلاؤ۔ جب سب نے کھائی نیز باہر خاص خاص لوگوں کو بھی بھجوائی تو لوگ حیران رہ گئے کہ ایسے مسور ہم نے زندگی میں کبھی نہیں کھائے۔ سب نے بہت پوچھا کیا ترکیب ہے کہنے لگے اس کا راز اس خفیہ پڑیا میں ہے جو میں نے آخر میں ڈلوائی تھی اور یہ نہیں بتایا کیا ڈلوایا تھا (میں شدید بخار کی حالت میں تھی اس لئے نہیں کھا سکی)۔

ہمیشہ مجھے چھیڑتے کہ تمہیں ہم نے کسی سے لیا ہے۔ ایک بار ہم سندھ میں تھے مجھے ملیریا ہو گیا۔ اس قدر تیز بخار۔ دن میں کتنی ہی گولیاں کونین کی اس کے ساتھ۔ کونین کے ٹیکے جو بے حد موٹی سوئی سے لگتے اور انتہائی شدت سے کاٹتے تھے کہ آدمی تڑپ کر رہ جائے۔ تقریباً ایک ماہ تک مجھے بخار رہا۔ اس کے بعد اترا لیکن کمزوری اس قدر کہ کھڑی بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ ایک دن کمزوری کی وجہ سے آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی تھی۔ تو ابا جان سمجھے سو گئی ہوں (ابا جان کے کمرہ میں ہی تھی) ابا جان نے امی سے آہستہ آہستہ باتیں کیں اور سکیم بنائی کہ جب رات کو متین سونے کے لئے آنکھیں بند کرے تو ہم دونوں یہ باتیں کریں گے جیسے وہ سو رہی ہے (مَیں نے یہ سب سکیم سن لی)۔ برآمدہ میں

ابا جان کے کمرہ کے آگے ابا جان کا پلنگ پھر امی کا پھر میرا۔رات کو بستروں پر لیٹے میں نے فوراً آنکھیں بند کرلیں۔دونوں اتنی آواز سے کہ مَیں سن لوں باتیں کرنے لگے۔ابا جان کہنے لگے بچاری اتنی بیمار ہے اور اس قدر کمزور ہوگئی ہے کہ اٹھ بھی نہیں سکتی۔میرے خیال میں اس کے والدین کو اطلاع ضرور کرنی چاہئے۔دونوں اپنی سکیم کے مطابق اپنی اپنی رائے دیتے رہے۔مَیں نے اتنی لمبی بیماری کاٹی تھی اس قدر کمزور تھی غذا کچھ لیتی نہیں تھی باوجود اصرار کے دودھ نہیں پیتی تھی کہ منہ میں اس قدر کڑواہٹ تھی کہ پانی بھی نہیں پیا جاسکتا تھا۔مَیں نے جو یہ باتیں سنیں تو دل چھوڑ بیٹھی (حالانکہ سب سکیم دن کو سن چکی تھی لیکن صدمہ اور غصہ سے) میں ایک دم ہسٹرک ہوگئی کہ خود پر کنٹرول نہیں رہا چیخیں مار مار کر رو رہی تھی کہ مَیں ابھی اپنے ماں باپ کے پاس جاؤں گی جب آپ میرے ماں باپ نہیں ہیں تو مَیں یہاں کیوں رہوں۔مجھے اسی وقت بھجوائیں۔میری حالت اتنی غیر ہوئی کہ امی اور ابا جان گھبرا گئے۔ابا جان نے اپنے دونوں بازوؤں میں مجھے لے لیا پیار کریں کہ تم کسی کی نہیں صرف ہماری بیٹی ہو۔پانی پلانے کی کوشش کریں مگر میری حالت غیر ہوتی جائے کسی طرح رونا بند نہ ہو کیونکہ بیماری اور کمزوری نے اعصاب پر اس قدر اثر ڈالا تھا کہ خود کو کنٹرول نہیں کر رہی تھی۔بس ایک ہی بات کہتی تھی اور چیخیں مار مار کر رو رہی تھی۔گلوکوز پلایا گیا ابا جان دونوں بازوؤں میں لئے بیٹھے مجھے پیار کر رہے تھے سمجھا رہے تھے۔پتہ نہیں کتنا وقت گزر گیا کہ مَیں نڈھال ہوکر بستر پر گر گئی۔جو لوگ وہاں موجود تھے بعض کو یہ واقعہ یاد ہے باقی تو سب اللہ کے پاس چلے گئے۔جب میں سنبھل گئی اور صحت کچھ ٹھیک ہوئی تو اکثر لوگ میری اس وقت کی کیفیت پر ہنستے تھے۔

گھڑسواری

ہمیں گھڑسواری بھی ابا جان نے سکھائی تھی۔جب سندھ جاتے تو جو اپنے اپنے گھوڑے ہوتے تھے اسی پر بیٹھتے۔جب ہم گھوڑے پر بیٹھتے تو ابا جان خود گھر سے باہر آکر ہمیں سکھاتے کہ کس طرح بیٹھنا ہے گھوڑے کو کس طرح دائیں یا بائیں موڑنا ہے یا سیدھا دوڑانا ہے۔پاؤں کس طرح رکاب میں رکھنے ہیں اگر گھوڑا سرکشی کرے تو رکاب میں صرف پنجے ہونے چاہئیں یا پاؤں نکال لو اس کے گلے میں بازو ڈالو۔اور گھوڑے کی مختلف چالوں میں جسم کو کس طرح حرکت دینی ہے۔لمبی تفصیل ہو گئی ہے مگر سکھایا ابا جان نے ہی ہے۔گھوڑے پر سواری سے پہلے اس کی گردن پر تھپکی دو اس کی رانیں سہلاؤ تاکہ وہ تمہیں اپنا دوست سمجھے۔عام طور پر میں، جمیل اور بھائی رفیق ہوتے تھے اور ایک پہریدار پیدل ہمارے ساتھ ہوتا تھا۔ایک دن میں ناصر آباد کے باغ میں سیدھا تیز رفتاری سے گھوڑا دوڑا رہی تھی۔درمیان میں ایک پتلی سڑک کو کراس کر رہی تھی جس پر گھوڑا دوڑا رہی تھی۔گھوڑے نے سیدھا جاتے جاتے جب چھوٹی سڑک کے اینڈ پر تھا ایک دم پلٹا کھایا اور اپنے تھان کی طرف جانے لگا جو باغ سے کافی فاصلہ پر ہماری کوٹھی سے ہٹ کر تھا۔اس کے پلٹنے اور رفتار بے حد تیز کرتے ہی میں سمجھ گئی کہ یہ شرارت کر رہا ہے۔مَیں نے فوراً اپنے پاؤں پیچھے کھینچے اس نے ٹرن لیتے ہی ایسی پوزیشن لے کر مجھے اچھالا کہ مَیں کافی اندر آم کے باغ میں جا کر گری جہاں کافی ڈھیلے وغیرہ تھے جس سے میری پسلیوں اور دیگر جگہوں پر کافی چوٹیں آئیں۔وہاں اردگرد باغ کا ہندو ٹھیکیدار اور اس کا عملہ تھا انہوں نے جو گھوڑے کو اکیلے تیز دوڑتے دیکھا سب کو پتہ تھا کہ کون کس گھوڑے پر ہوتا ہے۔شور پڑ گیا کوئی شخص کوٹھی کی طرف دوڑا۔ابا جان کو اطلاع دی۔ابا جان سلیپروں میں تھے۔اسی طرح دوڑے ساتھ پہریدار بھی تھے۔آکر مجھے اٹھایا میری پسلیوں میں درد ہے۔کہنے لگے اس پر ہی بیٹھنا ہے اور ابھی بیٹھنا ہے۔بیٹھنے سے پہلے اسے اچھی طرح سوٹیاں لگاؤ۔اگر آج تم نے اس پر سواری نہیں کی تو یہ کبھی بھی تمہیں خود پر سوار نہیں ہونے دے گا۔ہمیشہ یاد رکھو اپنی سواری کو اپنے زیرنگیں رکھو اس کو اپنے اوپر حاوی ہونے کا موقع نہ دو۔سواری کے جانور کو ہمیشہ یہ احساس دلاؤ کہ اس کا مالک حاوی ہے اور وہ اس کا تابع ہے۔بیٹھنے سے پہلے بھی اس کو مارو اور اس کو دوڑاتے ہوئے بھی خوب مرمت کرو پھر خود مجھے گھوڑے پر سوار کرایا اور کہا ڈرنا بالکل نہیں اس کو اپنا تابع بنانا ہے اور خوب دوڑانا ہے۔ابا جان کے کہنے کے مطابق مَیں نے گھوڑے کو خوب دوڑایا اور اس کی خوب مرمت کی۔کافی دیر تک مجھے گھوڑسواری کرتے دیکھتے رہے اور جب مطمئن ہوگئے کہ اس نے گھوڑے کو اپنے تابع کرلیا ہے پھر واپس گئے۔

سندھ کے دلچسپ سفر

سندھ میں ہم ناصر آباد سے محمود آباد گڈوں میں جاتے تھے۔اندر گدیلے بچھے ہوتے اور کھیس یا چادریں بچھی ہوتیں۔تینوں طرف گول تکئے لگے ہوتے۔دھوپ سے بچاؤ کے لئے اوپر گول چھت بانسوں کی اور پھولدار کپڑا جس پر جھالریں لگی ہوتیں۔کورے گھڑے میں پانی ساتھ برف کی تھرماس۔ساتھ چائے تھرماسوں میں۔کچھ کھانے پینے کا سامان۔راستہ میں باتیں ہو رہی ہیں۔ابا جان کبھی کہتے میں ایک شعر پڑھ رہا ہوں اس کے آخری لفظ کا تم پڑھو یعنی بیت بازی۔اس میں ہم بچے تو شریک نہیں ہو سکتے تھے البتہ جب ابا جان کہتے میں ایک لفظ بولوں گا تم اس کے آخری لفظ سے کوئی لفظ بتانا۔اس میں ہم بچے بھی کسی حد تک شریک ہو جاتے تھے۔تقریباً آٹھ میل کا فاصلہ، سڑک نہ ہونے کے برابر۔جھٹکے لگ رہے ہیں۔گڈے کے اچھلنے سے بعض وقت چائے اور پانی گر جاتا۔لیکن یہ سفر جو چند گھنٹوں کا ہوتا تھا انتہائی دلچسپ ہوتا تھا۔آج کل تو ہوائی جہاز میں بھی شاید وہ مزا نہیں۔

سندھ ہی کی بات ہے۔ناصر آباد کے صحن میں کافی بڑا کچا چبوترا بنا ہوا تھا۔جس پر رات کا کھانا سب مل کر کھاتے تھے۔چبوترے پر دری بچھا کر چاندنی (فرش) بچھا دیا جاتا تھا اور چند گول تکئے رکھ دئے جاتے تھے۔ابا جان کو جیلی بہت پسند تھی رات کے کھانے پر ضرور ہوتی تھی انگلستان سے آئے ہوئے ڈبے ہوتے تھے آج کل کی طرح نہیں کہ فریج میں رکھو تو جمے گی۔فریج سے نکال کر تھوڑی دیر رکھو تو پگھل جائے گی۔اس سفر میں بڑی پھوپھی جان (نواب مبارکہ بیگم اور ان کی چھوٹی بیٹی آصفہ جنہیں ہم آپا بے بی کہتے ہیں) ساتھ آئیں تھیں یا بعد میں یاد نہیں۔

رات کو چبوترے پر دسترخوان بچھایا جاتا برتن رکھے جاتے ابا جان لمبی سائڈ کے درمیان میں بیٹھتے سامنے صحن کی طرف رخ کر کے کیونکہ چبوترہ ایک سائڈ پر تھا پھر باری باری سب بیٹھتے۔پہلے ابا جان کھانا ڈالتے پھر اپنی دائیں طرف ڈش بڑھا دیتے۔کھانا ایک ہی پکتا تھا۔آہستہ آہستہ ڈش آگے بڑھتا رہتا اور آخر تک پہنچ جاتا۔ایک رات جب کھانے کے بعد جیلی آئی اور میرے پاس پہنچی تو بہت سخت تھی اور ڈش کا گول چمچہ بھی عام سائز سے بڑا تھا مَیں نے کئی دفعہ چمچہ سے توڑنے کی کوشش کی لیکن ناکامی ہوئی۔آخر چمچہ زور سے مارا تو پورا چمچہ بھر گیا اس کو توڑنے کی کوشش کی مگر وہ پھسل کر کبھی ادھر ہو جائے کبھی ادھر ہو جائے آخر میں نے وہی جیلی اپنی پلیٹ میں ڈال لی ڈش میں ابھی کافی جیلی تھی اور میرے بعد ایک یا دو مزید افراد تھے۔ابا جان اگرچہ نظر نیچی رکھتے تھے مگر انہیں معلوم ہوتا تھا اردگرد کیا ہو رہا ہے۔میری طرف دیکھ کر کہنے لگے۔دسترخوان پر افراد کو دیکھ کر اپنے حصہ کے مطابق چیز لینی چاہئے۔میرے پر تو گھڑوں پانی پڑ گیا سر جھک گیا۔کھاؤں تو کھایا نہ جائے چھوڑوں تو بدتمیزی شمار ہو۔بڑی مشکل سے جیلی کھائی۔

ایک دفعہ ہم کراچی گئے اچھی اماں میری نانی بھی ساتھ تھیں ان کی بڑی بہن اور سب رشتہ دار کراچی میں تھے۔میرے بڑے ماموں جو ائیرفورس میں تھے ان دنوں ان کی پوسٹنگ کراچی میں تھی۔ان کی بیوی حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی ہیں اور میرے سے ایک سال بڑی ہیں ان کی شادی بہت چھوٹی عمر میں ہوگئی تھی۔نام تو ان کا امۃ اللطیف ہے مگر سب طیفی کہتے ہیں۔ایک دن انہوں نے سب لڑکیوں کو دعوت پر بلایا ساتھ ساتھ اچھی اماں کو بھی ساس کر کے بلایا۔جمیل کو تو مہر آپا نے روک دیا۔اس نے جانے سے انکار کردیا۔میں امی سے پوچھ کر تیار ہوگئی عین جاتے ہوئے ابا جان نے منع کردیا۔امی نے کہا گاڑی میں جائے گی اور اماں کے ساتھ جائے گی (ہماری بڑی نانی کے کوئی اولاد نہیں تھی انہوں نے ہی امی کو پالا تھا اور مجھے بھی بچپن میں کیونکہ امی شادی کے بعد بھی پڑھتی تھیں) ابا جان نے کہا اگر تمہیں بلایا ہوتا تو بے شک جاتی مگر اب نہیں۔امی نے جواب دیا۔بچی ہے بچیوں کو ہی بلایا ہے۔آپا سلام کی بیٹیاں اور اپنی ہم عمر لڑکیوں کو بلایا ہے اماں کو تو ماں ہونے کے ناطے بلایا ہے۔ابا جان نے کہا وہ تمہارے بھائی کا گھر ہے۔بھائی چھوٹا بھی ہو بڑی بہنوں سے بڑا ہی ہوتا ہے تمہارے رشتہ سے متین کا رشتہ اس سے بنتا ہے۔اس لئے یہ نہیں جائے گی۔ماموں کافی عرصہ تک مجھ سے ناراض رہے۔میں ان کو وجہ تو نہیں بتا سکتی تھی۔

عقیقہ

میرے بڑے بیٹے کا عقیقہ تھا امی نے ابا جان سے پوچھا کہ میں عقیقہ کی دعوت کر سکتی ہوں۔کہنے لگے ضرور کرو لوگ غلط باتوں پر دعوت کرتے ہیں مثلاً سالگرہ وغیرہ۔عقیقہ اور ولیمہ کی دعوت تو ہونی چاہئے (کچھ اس قسم کے الفاظ تھے) امی نے عورتوں میں سے تو صرف میری سسرال کو بلایا مگر مردوں میں ''رفقاء'' کو ناظران کو وکلاء کو۔بعض چنیدہ افراد کو، بعض غرباء کو، یہ دعوت امی جان کے گھر کے صحن میں ہوئی تھی۔ابا جان شریک ہوئے یہ ابا جان کی آخری دعوت تھی جس میں شریک ہوئے۔لوگ اس قدر خوش تھے کہ حد نہیں۔یہ نومبر 58ء کی بات ہے۔

ذمہ داری کا احساس

53ء کے فسادات کے بعد امراء اضلاع اور وکلاء اور بعض اہم لوگوں سے ابا جان کی میٹنگ ہوتی تھیں کھانا بھی ہوتا تھا۔نذیر ڈرائیور میز سیٹ کر کے کھانا لگا کر چلے جاتے تھے اوپر قصر خلافت کے چاروں طرف کے دروازے اندر سے بند کر لئے جاتے تھے صرف امی ابا جان کے بیڈروم میں ہوتی تھیں۔ایک دن مجھے کہنے لگے تم نذیر سے میز لگانی سیکھ لو اس کے بعد تمہیں ہی میز لگانا ہے۔تمہیں آنا چاہئے کہ چھری کانٹا کس ترتیب سے لگانا ہے۔ایک دن میں نے نذیر سے سیکھ کر آئندہ سے میز لگانی شروع کی۔ان دنوں ہمارے پاس ایک لڑکی ہوتی تھی اس کو چھپ کر باتیں سننے کا بہت شوق تھا۔ایک دوپہر کے کھانے پر ابا جان کو کچھ شک ہوا کہنے لگے کھانے کے کمرہ کا پردہ ہٹا کر دیکھو۔وہاں دیکھا تو کھڑکی میں وہ بیٹھی ملی۔کبھی میز کے نیچے چھپی ہوتی۔کبھی کسی کرسی کے پیچھے۔ابا جان نے کہا یہ اوپر نہ آئے کھانے کے وقت ہی موقعہ ملتا ہے باتوں کا تمہاری ذمہ داری ہے کہ کھانے کے وقت ہر

طرف کے دروازے بند کرواور ہر کونا کھدرا چیک کرو اور پھر مجھے بلاؤ کیونکہ کھانے کے وقت بعض باتیں امی سے ایسی کرتے تھے جو کوڈ میں ہوتی تھیں اور بعض لوگوں کے نام اصل کے بجائے کوئی اور رکھے ہوئے تھے۔ایک دن مجھے کہنے لگے یاد رکھنا اس میز پر جو بات ہو باہر نہ جائے۔ یہ باتیں امانتیں ہوتی ہیں۔

مقدمات کے دوران جو دعائیں کرتے

۞ 53ء میں مقدمات کی وجہ سے بار بار جانا پڑتا تھا۔اکثر ساتھ امی ہی ہوتی تھیں اور مَیں بھی۔ اکثر جو دعائیں پڑھتے تھے۔"(1) وہ رب کل شیءٍ ......(2) سبحان اللّٰہ و بحمدہ ...... (3) سبحان الذی سخر لنا ھذا ......اور زیادہ تر رب اد خلنی مدخل صدقٍ ......"ایک دفعہ مَیں نے کہا ابا جان ہم تو ربوہ سے نکل رہے ہیں داخل تو نہیں ہو رہے۔ہم پہلے رب اخرجنی کیوں نہیں کہتے۔ ہنسے کہ دعا اسی طرح ہے پھر کہا کہیں تو داخل ہوگے۔ کچھ اس قسم کے الفاظ تھے صحیح یاد نہیں۔

نماز ٹھیک ادا کرو

۞ ہم سب خاندان والے ربوہ منتقل ہو چکے تھے۔امی بیمار تھیں اور ہسپتال میں داخل تھیں سب کو چھوڑ کر ابا جان مجھے اور آپا چھیرو کو ساتھ لاہور لے آئے کہ چھیرو میرے کھانے وغیرہ کا خیال رکھے گی۔ سخت گرمی کے دن تھے ہم تیسری منزل پر چھت پر سوتے تھے۔صبح کی نماز کے لئے اٹھایا (مَیں اس وقت ساتویں میں تھی) میں نیند میں تھی۔ مجبوراً اٹھی تیمّم کیا اور نماز پڑھی۔خاموشی سے دیکھتے رہے۔جب میں نماز پڑھ چکی تو کہنے لگے بغیر کسی مجبوری کے تیمّم جائز نہیں اب وضوء کرو اور ٹھیک سے نماز ادا کرو پھر میں نے ایسا ہی کیا۔

مالی قربانی پر خوشی کا اظہار

۞ ایک دفعہ ابا جان نے تحریک کی کہ سب ہاتھ سے کام کر کے اجرت کی رقم چندہ میں دیں۔ مَیں اس وقت سکول میں تھی۔کام تو کوئی آتا نہیں تھا مَیں نے قسمت کی پڑیاں بنائیں کسی میں گولیاں، کسی میں غبارے، کسی میں اکنّی یا دونّی رکھ دی اور ان کو بیچا جو رقم ملی وہ مَیں نے ابا جان کو دی کہ مَیں نے قسمت کی پڑیاں بنا کر بیچ کر یہ رقم چندے کے لئے جمع کی ہے۔ بہت خوش ہوئے۔

☆..........☆..........☆

پاکستان کی سکواش میں حکمرانی کیسے قائم ہوئی

مرسلہ: مکرم رشید احمد طیب صاحب

پاکستان فضائیہ کے ایک سابق سربراہ اور ایئر مارشل (ر) ظفر چوہدری صاحب نے اپنی یادداشتوں پر مشتمل کتاب "فضائیہ میں گزرے ماہ وسال" میں پاکستان کی کھیلوں کی تاریخ کے ایک نہایت شاندار اور سنہری باب کا ذکر کیا ہے۔

میں نے زندگی میں پہلی مرتبہ 1945ء میں پشاور میس کے مارکر کے ساتھ سکواش کھیلی۔اس کا قد چھوٹا اور جسم دوہرا تھا لیکن وہ کورٹ میں بجلی کی رفتار سے بھاگتا۔ انتہائی ہنس مکھ ہونے کی وجہ سے سب افسر اسے بہت پسند کرتے تھے۔سکواش کے کھیل سے میری دلچسپی اسی شخص کی مرہون منت ہے اگرچہ جہاں تک اس کھیل میں مہارت کا تعلق ہے میں اس کے مقابلے میں طفل مکتب ہی رہا۔اس شخص کا نام ہاشم خان تھا اور اس نابغہ روزگار ہستی کے جواہر بھی دنیا سے پوشیدہ تھے اور اس کا حلقہ صرف اپنے عزیزوں اور چند مداحوں تک محدود تھا۔

1950ء میں میری تعیناتی پھر پشاور ہوگئی جہاں کئی اور افسر بھی سکواش کے دلدادہ تھے۔ ہاشم کی عمر اب 35 برس ہو چکی تھی، سر کے بال کم ہونے لگے تھے اور اندازہ ہوتا تھا کہ اب وہ زیادہ عرصہ سکواش نہ کھیل سکے گا اور کوئی ایسی ملازمت اختیار کرلے گا جس میں جسمانی طاقت کی زیادہ ضرورت نہ ہو۔ ایک دن ہمارے ساتھ سکواش کھیلنے کے بعد ہاشم خان نے سرسری طور پر ذکر کیا کہ اس کا چچازاد بھائی عبدالباری برٹش اوپن سکواش ٹورنامنٹ میں (جو کہ اس کھیل کا سب سے بڑا ٹورنامنٹ تھا) فائنل میں پہنچ کر ہارا ہے۔ عبدالباری بمبئی میں سکواش مارکر تھا اور وہ فائنل میں محمود الکریم مصری سے ہارا تھا۔محمود الکریم ایک عرصے سے ورلڈ چیمپئن کا اعزاز حاصل کر چکا تھا اور کھیل کی مہارت میں کوئی اس کے قریب بھی نہ پہنچ سکا تھا۔ ہاشم خان نے بتایا کہ وہ عبدالباری کو ہرا سکتا ہے اور اس لئے اگر اسے اگلے سال انگلستان بھیجا جائے تو امید کی جاسکتی ہے کہ شائد وہ فائنل میں پہنچ جائے۔ساتھ ہی اس نے یہ کہا کہ محمود الکریم تو بہت عظیم کھلاڑی ہے اور یہ امکان نہیں کہ وہ اس کی برابری کر سکے۔ ہاشم کبھی شیخی نہ بگھارتا اور ہمیشہ بہت محتاط انداز سے گفتگو کرتا۔

ہم سب کو ہاشم کی تجویز بہت بھائی اور گروپ کیپٹن حیدر رضا کی سرکردگی میں ہم نے چندہ اکٹھا کرنا شروع کیا تاکہ ہاشم کو برٹش اوپن ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کے لئے انگلستان بھیجا جاسکے۔ جب یہ خبر ہمارے گروپ کمانڈر ایئر کموڈور کائلی کو پہنچی جو کہ انگریز تھے تو انہوں نے کہا کہ ہاشم کو بھیجنے سے پہلے پوری طرح تسلی کر لینی چاہئے کہ وہ وہاں کچھ کھیل بھی سکے گا کہ نہیں۔وہ خود کو سکواش کا ماہر سمجھتے تھے۔ چنانچہ وہ شام کے وقت میں آئے تاکہ بذات خود دیکھیں کہ ہاشم کیسا کھیلتا ہے۔کھیل دیکھنے کے بعد انہوں نے فرمایا اس شخص کو تو ریکٹ بھی صحیح طرح سے پکڑنا نہیں آتا اور یہ یونہی ادھر ادھر بھاگتا رہتا ہے۔ ہاں گیند کو زور سے مار لیتا ہے لیکن میں اپنے تجربہ کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ برٹش اوپن کے پہلے راؤنڈ میں ہی ہار جائے گا۔ میرا مشورہ ہے کہ آپ اسے انگلستان بھیج کر اپنے پیسے ضائع نہ کریں۔

کائلی صاحب کی یہ بات تو صحیح تھی کہ ہاشم کا ریکٹ پکڑنے کا انداز انوکھا تھا۔ یہ اس لئے کہ جب اس نے بچپن میں کھیلنا شروع کیا تو اسے ریکٹ بہت بھاری محسوس ہوتا اور وہ اس کا توازن قائم کرنے کے لئے بہت آگے سے پکڑتا۔ اس کی یہ عادت اتنی پکی ہوگئی کہ اس کے سٹائل کا حصہ بن گئی لیکن اس کے علاوہ جو کچھ کائلی صاحب نے فتویٰ دیا وہ سب صریحاً غلط تھا اور ہم نے اسے رد کرتے ہوئے ہاشم کو انگلستان بھیجنے کی تیاریاں جاری رکھیں اور بالآخر اسے نہایت گرم جوشی سے روانہ کیا۔

ٹورنامنٹ میں ہاشم کی کارکردگی سونے کے حرفوں میں لکھنے کے لائق تھی۔ سیمی فائنل میں پہنچنے تک اس نے ایک گیم بھی نہ ہاری۔ ہم سب بہت خوش تھے لیکن جب سیمی فائنل میں وہ عبدالباری کے مقابلہ میں بڑی مشکل سے جیتا (دو دو گیم برابر ہوئیں اور آخری گیم میں بھی ہاشم سخت مقابلے کے بعد جیتا) تو ہم کچھ بددل ہوگئے کہ وہ محمود الکریم سے ضرور ہار جائے گا کیونکہ وہ عبدالباری کو آسانی سے ہرا دیتا تھا۔ ہاشم کے بھائی اعظم خان (جو اس کی جگہ میس میں عارضی طور پر مارکر کا کام کر رہا تھا) نے ہنستے ہوئے کہا "ہاشم نے عبدالباری کو جان کر کھلایا ہے کیونکہ وہ ہمارا چچازاد بھائی ہے ورنہ ہاشم چاہے تو عبدالباری ایک پوائنٹ بھی نہ جیتتے۔ آپ فکر نہ کریں وہ محمود الکریم کو بھی ہرائے گا"۔

اعظم خان کا اندازہ حرف بحرف صحیح نکلا۔ ہاشم نے ورلڈ چیمپئن کو ایک گیم بھی نہ جیتنے دی اور 9/6، 9/0 اور 9/0 کے سکور سے ہرا دیا۔ پہلی گیم میں ہاشم نے گھبراہٹ میں پہلے تین پوائنٹ ہار دیئے۔محمود الکریم لمبا تڑنگا آدمی تھا اور ہاشم کا راستہ بھی روکتا تھا لیکن جونہی ہاشم کے پاؤں جمے اس نے محمود الکریم کے کھیل کو گویا مسمار کر دیا اور آخری دو گیموں میں ایک پوائنٹ بھی نہ دیا۔

واپسی پر ہاشم کا عالیشان خیر مقدم ہوا۔ وہ آنکھ جھپکتے ایک قومی ہیرو بن گیا تھا اور ہر طرف سے صدائے آفرین بلند ہو رہی تھی۔ یہ ہاشم خان کی عظمت ہے کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا اور ملنا جلنا بالکل ویسا ہی رہا جیسا کہ پہلے تھا۔وہ ہر کسی سے احترام اور محبت سے ملتا اور اس میں کبھی خودسری کا شائبہ بھی نظر نہ آیا۔ انگلستان میں اپنی جیت کے متعلق کہتا محمود الکریم بہت اعلیٰ کھلاڑی ہے۔ مجھ سے کہیں بہتر۔ میں اس لئے جیت گیا کہ زیادہ بھاگ لیتا ہوں۔ یہ ہاشم کی کسرِ نفسی تھی۔ درحقیقت اس نے محمود الکریم کی بساط لپیٹ دی تھی اور پھر وہ کبھی مقابلے پر نہ آیا۔

پشاور واپسی پر اس نے ایک دن کہا کہ اگر اعظم خان سگریٹ چھوڑ دے اور میرے ساتھ پریکٹس شروع کرے تو میرا خیال ہے یہ اگلے سال دنیا کا نمبر 2 کھلاڑی بن سکتا ہے۔ہمیں یہ انتہائی محال دکھائی دیا لیکن چونکہ ہم ہاشم کا جادو چلتا دیکھ چکے تھے اس لئے اس تجویز کا خیر مقدم کیا اور اعظم خاں کی ہر طرح سے حوصلہ افزائی کی۔ اگلے سال دونوں بھائی برٹش اوپن کے فائنل میں ملے اور ہاشم خان جیتا، اس لئے کہ وہ بہتر کھلاڑی تھا اور اس لئے بھی کہ بڑا بھائی تھا! ان بھائیوں کی وجہ سے پاکستان سکواش کی دنیا پر مکمل طور پر چھا گیا اور یہ برتری سالہا سال قائم رہی۔ ہاشم خان سات برس چیمپئن رہا اور پھر اعظم خان اور روشن خان۔ پھر روشن خان کے بیٹے جہانگیر خان نے اس کھیل پر سالہا سال حکومت کی اور کئی اور پاکستانی کھلاڑی بھی دنیا میں پہچانے گئے۔ یہ سب اس شمع کے جلنے سے ہوا جسے ہاشم خان نے کوئی نصف صدی قبل روشن کیا تھا۔ ہاشم خان 35 برس کی عمر میں چیمپئن بنا اور سات برس تک یہ اعزاز برقرار رکھا۔ اگر وہ 20 برس کی عمر میں برٹش اوپن میں شمولیت کر لیتا تو عین ممکن ہے کہ وہ بیس پچیس برس تک سکواش کی دنیا پر حکومت کرتا۔ لیکن اگر 1950ء میں عبدالباری برٹش اوپن کے فائنل میں نہ پہنچ پاتا تو ممکن ہے کہ دنیا ہاشم خان جیسے بے بدل کھلاڑی سے محروم رہتی!

☆..........☆..........☆

ر۔ انتصار

بیت الذکر ماڈل ٹاؤن لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے

میرے والد مکرم محمد مالک چدھڑ صاحب کی یاد میں

میرے ابا جان کا نام محمد مالک تھا۔آپ کے والد کا نام چوہدری فتح علی اور دادا کا نام چوہدری نواب خان تھا۔آپ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ کے مشہور چدھڑ خاندان کے فرد تھے۔آپ کے پڑدادا چوہدری دسوہندی خان جھنگ کے علاقہ سے نقل مکانی کرکے گکھڑ منڈی میں آ کر آباد ہوئے تھے۔نہایت محنتی تھے۔بارُعب شخصیت کے مالک تھے۔اپنی محنت، بُردباری اور ذہانت کی بدولت گکھڑ منڈی میں کافی زمین کے مالک بنے۔آپ کے دادا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ان کا نام چوہدری نواب خان تھا اور وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور میں احمدیت قبول کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔آپ کے دادا کی ساری اولاد سوائے ایک بیٹے کے احمدی ہے۔قصبہ میں اپنے گھروں کے قریب اپنی زمین میں احمدیہ بیت الذکر بنائی۔نہایت مخلص خاندان تھا۔

میرے ابا جان کے والد صاحب ان کی پیدائش سے دو مہینے پہلے وفات پا چکے تھے میرے ابا جان پیدائشی یتیم تھے۔میری دادی کی شادی میرے ابا کے چچا چوہدری امانت علی سے کرا دی گئی۔میرے دادا کا کچھ رقبہ سرگودھا ضلع کے چک نمبر 86 شمالی میں تھا۔جہاں میرے والد نے بچپن کا وقت اپنے چچاؤں کے ساتھ اپنے دادا کے ساتھ گزارا۔

میرے پڑدادا چوہدری نواب خان کے احمدیت قبول کرنے کی بناء پر انہیں جائیداد سے گکھڑ والی زمین سے حصہ نہیں دیا گیا۔چوہدری نواب خان بہت باہمت محنتی، تقویٰ شعار اور ایماندار شخص تھے۔احمدیت کے قبول کرنے سے اور بھی نیکی میں ترقی کر چکے تھے۔

انہوں نے اپنی جدی گکھڑ والی جائیداد کے حصہ کے حصول کے لئے بھرپور کوشش کی۔لاہور ہائیکورٹ تک مقدمہ بازی کرتے رہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو دعاؤں کے لئے لکھتے رہے اور بالآخر اپنی جائیداد کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔یوں گکھڑ منڈی میں چدھڑ خاندان کی ابتداء ہوئی۔میرے پڑدادا چوہدری نواب خان سرگودھا سے بمعہ خاندان گکھڑ منڈی منتقل ہو گئے۔میرے والد شہید نے پرائمری اور مڈل تعلیم سرگودھا میں حاصل کی اور میٹرک زمیندارہ ہائی سکول گجرات سے کیا۔میٹرک کرنے کے بعد آپ مرے کالج سیالکوٹ میں داخل ہوئے اور بی۔اے آپ نے وہاں سے کیا۔ایک روایت کے مطابق میری دادی مرحومہ نے اپنا زیور اُتار کر میرے ابا کو دیا اور کہا کہ جاؤ اسے بیچ کر اپنی تعلیم مکمل کرو۔

بی اے کرنے کے بعد میرے والد صاحب کی شادی میری امی جان محترمہ سکینہ بیگم بنت مکرم چوہدری غلام قادر باجوہ صاحب آف اوکاڑہ سے ہو گئی۔میرے نانا ضلع کے امیر تھے میرے پڑنانا چوہدری عبداللہ باجوہ آف کھیوہ باجوہ حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔میرے نانا بھی حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔سسرالی رشتہ داروں سے ان کا سلوک مثالی تھا۔

میرے والد شادی کے بعد قادیان دارالامان چلے گئے۔ان کا خیال تھا کہ مرکز میں رہ کر بچوں کی تربیت اچھی ہوگی اور ان کا سلسلہ سے تعلق مضبوط بنیادوں پر قائم ہوگا وہ خود وہیں یا آس پاس کاروبار کریں گے۔جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی تو اس وقت میرے والد قادیان میں ہی مقیم تھے اور کافی وقت سے آپ واپس پہنچے۔میری والدہ میری بڑی بہن حامدہ انور اور میرے بھائی چوہدری داؤد احمد بھی آپ کے ساتھ تھے۔مکرم چوہدری نذیر احمد باجوہ صاحب امیر جماعت ساہیوال، چوہدری نصیر احمد باجوہ صاحب چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل ساہیوال اور چوہدری منظور حسین بسرا صاحب ریٹائرڈ سیشن جج کی بیویاں میری خالائیں تھیں۔میں نے اپنی زندگی میں اپنے ابا کے سسرال کے ساتھ تعلقات نہایت مثالی دیکھے۔

والد صاحب قادیان سے آنے کے بعد کچھ عرصہ اپنے سسرال اوکاڑہ میں قیام پذیر رہے۔آڑھت کا کاروبار کیا۔بعد میں ایبٹ آباد چلے گئے وہاں اپنے ایک دوست چوہدری عزیز احمد صاحب کے ساتھ مل کر جنگلات کا ٹھیکہ لیا، وہیں میری پیدائش ہوئی۔بعد میں جب میرے پڑدادا کی وفات ہوئی تو میرے والد صاحب کو گکھڑ منڈی میں آبائی جائیداد سے حصہ مل گیا۔چنانچہ آپ نے اپنی زمین پر خود کاشت کاری کا منصوبہ بنایا اور سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں کوٹھی تعمیر کی جس میں ہم رہتے تھے اور میرے والد صاحب گکھڑ منڈی میں اپنی زمین پر کاشت کرتے تھے۔روزانہ علی الصبح بذریعہ ٹرین گوجرانوالہ سے گکھڑ جاتے سارا دن اپنی زمین پر کاشت کرواتے کام کرواتے اور شام کو گوجرانوالہ واپس آ جاتے کاشت کاری نہایت ماڈرن طریقہ سے کرتے تھے۔کیش کراپس جن میں سبزیاں شامل تھیں کاشت کرواتے اور گوجرانوالہ مارکیٹ میں بھیجتے تھے۔اپنی زمین پر ٹیوب ویل لگایا تھا۔پانی کو بہت اعلیٰ طریقہ سے Manage کرتے تھے۔چاول اور گنا بھی کاشت کر کے Cash حاصل کرتے تھے۔چند ایک پکے ملازمین کے علاوہ اکثر کام Daily Labour پرکیش پر کرواتے تھے اور ہمیں گوجرانوالہ شہر میں Support کرتے تھے۔ہماری تعلیم و تربیت کا بہت خیال رکھتے تھے ہم تینوں بہن بھائیوں کو M.A تک تعلیم دلوائی۔گوجرانوالہ سے گکھڑ منڈی اپنی زمین پر جب جاتے تو سوٹ بمعہ ٹائی یا گرمیوں میں پینٹ شرٹ اور سر پر جناح کیپ پہن کر جاتے۔کھیتوں میں کرسی پر بیٹھتے اور اردگرد مزدور اور منشی کو ہدایات دیتے تھے۔

میرے ابا جان کا اپنے اہل خاندان سے بے حد اچھا برتاؤ تھا۔اپنی اہلیہ یعنی میری والدہ کو ہر مشورہ میں شامل رکھتے تھے بلکہ اکثر ان کے مشوروں پر عمل کرتے تھے آپ کے تین بچے تھے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں۔ہم تینوں کی تربیت کا خیال رکھا۔مذہبی تعلیم دلوائی۔ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھا۔شادیاں کرتے وقت ہم تینوں کی مرضی معلوم کی اور پھر رشتہ طے کیا۔میرے ابا جان بے حد دعا گو تھے ہر موقعہ پر دعاؤں پر زور دیتے تھے۔تہجد میں رو رو کر اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرتے تھے ہر جماعتی ہدایت کی سختی سے بھرپور پابندی کرتے تھے اور اپنے اہل وعیال سے بھی کرواتے۔ہر جلسہ پر باقاعدگی سے تمام اہل وعیال کے ساتھ جاتے۔واپسی پر وہاں سے سلسلہ کی نئی کتب لے کر آتے خود بھی پڑھتے اور بچوں کو بھی پڑھاتے۔

آپ کے اپنے دوست احباب سے بھی تعلقات مثالی تھے۔ہر کوئی آپ کی عزت کرتا تھا۔دوسرے کی عزت اور وقار کا خیال رکھتے اگر کوئی زیادتی بھی کرتا تو برداشت کرتے۔طبیعت صلح جو تھی جھگڑے کو ناپسند کرتے تھے۔بات اور معاملات کو سلجھانے کا ہر وقت خیال کرتے تھے۔اپنے دوستوں اور عزیزوں کی مہمان نوازی میں بہت پیش پیش رہتے تھے۔اپنے ملازمین اور گاؤں کے خدمت گزاروں سے بھی بہت اچھا برتاؤ کرتے تھے۔

ان کے ایک کزن نے آپ کی شہادت کے بعد واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ انہوں نے بہت محنت سے آلو کی کاشت کے لئے زمین تیار کروائی۔کئی دفعہ ہل پھرا کر کھاد شامل کروا کر کھاڑیاں بنوا کر کھیت کو تیار کیا۔صرف بیج ڈالنا باقی تھا گاؤں کا ایک کمہار جو کہ مٹی گدھوں پر لاد کر بیچتا تھا نے اس تیار شدہ زمین سے مٹی اپنے گدھوں پر لاد لی اور جا کر بیچ دی۔آپ کو اطلاع ملی تو آپ کو غصہ آیا اور ایک چپت اس کو رسید کر دی۔شام تک اس کا طبیعت پہ بہت اثر رہا۔سارا دن استغفار کرتے گزرا۔شام کو اس کو بلا کر اس سے معافی مانگی اور پھر اس سے کہا کہ تم بھی مجھے چپت مار لو وہ بیچارہ بہت شرمندہ ہوا بولا چوہدری صاحب میرا قصور تھا میں تو چوری کے مقدمہ میں قید ہو سکتا تھا آپ کا حق تھا کہ آپ مجھے بہت زیادہ سزا دیتے لیکن آپ نے محض ایک چپت ماری میں کس طرح آپ کو چپت رسید کر سکتا ہوں۔لیکن آپ اس سے معافی مانگتے رہے اور بالآخر اسے کچھ رقم اپنی جیب سے دی۔

آپ بچوں سے بہت پیار اور شفقت کا سلوک کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو دوسری نسل میں پوتے پوتی، نواسے اور نواسیاں عطا کیں ہر ایک سے بہت پیار کرتے تھے بلکہ تیسری نسل میں بھی آپ کو پڑپوتے اور پڑنواسیاں عطا کیں وہ ہر ایک کے ابا جان تھے۔بچوں کو دیکھ کر کھل پڑتے تھے۔بچوں کو بے حد پیار کرتے تھے بچوں کو تحفے دیتے تھے نماز کی تلقین کرتے تھے احمدیت سے لگاؤ اور خلفاء سے تعلق کا درس دیتے تھے جماعتی تنظیموں کے پروگرام میں شرکت کی تلقین کرتے تھے۔

اپنے پوتوں کو قرآن کی تعلیم حاصل کرنے اور ناظرہ قرآن کو ختم کرنے کے لئے Incentive دیا ہوا تھا کہ جونہی ایک سیپارہ پڑھ لو تو آ کر دس روپیہ لے لو اس پر سختی سے عمل کرتے تھے۔اس طرح بچوں کو قرآن پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔

میرے والد محترم سلسلہ احمدیہ کے فدائی تھے۔سلسلہ کے برحق ہونے اور حضرت مسیح موعود کی مسیحائی پر غیر متزلزل ایمان رکھتے تھے۔میرے علم کے مطابق سلسلہ کی کتب کا باریک بینی سے مطالعہ کرتے تھے۔سلسلہ کی کتب کو خریدنا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔تفاسیر کے مکمل سیٹ اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔جب ہم گوجرانوالہ میں مقیم تھے تو حضرت مولوی ظہور حسین صاحب بخارا والے اور دوسرے علماء جو دورہ پر آتے تھے ہمارے ہاں قیام کرتے تھے۔ان کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے چندوں میں بے حد باقاعدہ تھے اپنا حساب کتاب اور اپنی بیگم کا حساب کتاب بہت ہی عمدگی سے رکھتے تھے۔1974ء کے فسادات میں ہمارا گھر گوجرانوالہ میں مستورات کا Camp بنایا گیا۔شہر میں شہادتیں بھی ہوئی تھیں اور اسی طرح بہت زیادہ Tension بھی تھی۔Camp چند ماہ تک رہا۔تمام احباب کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔آپ لندن کے جلسہ سالانہ میں بھی شریک ہوئے چند ہفتے پہلے سوال وجواب کی محفل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی MTA پر دیکھ رہی تھی ابا جان بیت الفضل لندن میں بیٹھے تھے۔ہر ماحول میں خوش رہتے تھے۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے حد فراخیاں عطا کیں اور بعض دفعہ نسبتاً تنگی اور مشکل بھی آتی تھی۔آپ ہر حال میں راضی برضا رہتے تھے دعاؤں میں مشغول رہتے تھے۔خلفاء سلسلہ کو خطوط لکھتے تھے اس کی کاپیاں اور جو خطوط جواب میں آتے تھے ان کو بھی ایک File میں محفوظ رکھا ہوا تھا۔لاہور Shift ہونے کے بعد اپنے داماد انور چوہدری کے کاروبار میں ان کی مدد کرتے تھے۔ان کے ساتھ ہی مقیم تھے۔مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت بلاناغہ گرلاہور میں ہوں تو کرک ہاؤس میں ادا کرتے تھے۔آپ نے اپنے بیٹے داؤد کو پابند کیا ہوا تھا۔جمعہ کے لئے اگر وہ مشغول ہو یا کہیں لاہور سے باہر گیا ہو تو میرے خاوند مکرم کرنل انتصار کو صبح ہی پابند کر دیتے تھے۔پیرانہ سالی میں بھی آخر عمر تک رمضان کے سارے روزے رکھتے تھے۔میرا دل یہ مضمون لکھتے ہوئے بے حد خوشی محسوس کر رہا ہے اس لئے کہ میرے والد نے شہادت کا رتبہ پایا۔خلیفہ وقت نے آپ کا جنازہ غائب ادا کیا۔ہمارے ساتھ افسوس کا اظہار کیا۔موت تو آنی ہے۔آپ کی عمر ویسے بھی اب تقریباً 91 سال تھی۔لیکن خدا نے جس طرح آپ کو شہادت عطا کی اُس سے میرا، میرے بچوں، بہن بھائیوں اور تمام خاندانوں کا سر فخر سے بلند کر دیا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولا کریم میرے والد کے درجات بلند کرے۔آپ کی شہادت اور دوسرے شہداء کے صدقے احمدیت کو ترقیات بخشے۔آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم نصیر احمد صفدر صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ دارالیمن غربی سعادت کے زیرانتظام مورخہ 2 مئی 2015ء کو بعد نماز عصر صدر لجنہ محلّہ کے گھر پر تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مائرہ مظفر بنت مکرم مظفر احمد دلاور صاحب نے قرآن کریم باترجمہ محترمہ لبنیٰ نصیر صاحبہ سے مکمل کرنے کی سعادت پائی نیز سنبل مجید بنت مکرم مجید احمد صاحب نے ناظرہ قرآن کریم محترمہ تنزیلہ ارم صاحبہ سے، امۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم نے صدر صاحبہ لجنہ اوکاڑہ اور سعد احمد ابن مکرم خالد محمود صاحب نے مکرمہ نازیہ کنول صاحبہ سے قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے کی سعادت پائی۔ مکرمہ قاریہ خالد احمد صاحبہ نے بچوں سے قرآن پاک سنا اور مکرمہ ناصرہ ایوب صاحبہ مہمان خصوصی نے دعا کروائی اور مکرمہ شوکت نصیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالیمن غربی سعادت ربوہ کی طرف سے مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو باقاعدہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب رخصتانہ

مکرم انور ندیم علوی صاحب دارالنصر غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ ڈاکٹر قانتہ علوی صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 29 مارچ 2015ء کو گوندل بینکوئٹ ہال میں منعقد ہوئی۔ محترم محمد خالد گورایہ صاحب نائب صدر عمومی نے دعا کرائی۔ اس کے نکاح کا اعلان مکرم ڈاکٹر عدیل احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیا کے ہمراہ مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے گوندل بینکوئٹ ہال میں کیا تھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے بابرکت ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا حنیف احمد صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ حیدرآباد حال کینیڈا اطلاع دیتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ بشیراں اختر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا لطیف احمد صاحب مرحوم آف انگلینڈ گلے میں ٹیومر کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم مغفور احمد منیب صاحب انچارج جاپانی ڈیسک تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ سعدیہ منیب صاحبہ جنرل سیکرٹری مجلس Kilo Kao اہلیہ مکرم انوار احمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ تھائی لینڈ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 10 مارچ 2015ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ اس کا نام انس منیب احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم شاہ محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ تلونڈی جھنگلاں کی نسل سے ہے اور مکرم امتیاز احمد نوید صاحب مربی سلسلہ آسٹریلیا کا بھتیجا ہے۔ اس کی والدہ مکرم چوہدری علی احمد صاحب آف کوٹ احمدیاں ضلع بدین کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر والا، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک، نیک قسمت اور خادم دین بنائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ فرانس تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ اقبال بیگم اہلیہ مکرم غلام رسول صاحب مرحوم بقضائے الٰہی مورخہ 10۔ اپریل 2015 کو وفات پا گئی تھیں۔ دنیا کے مختلف ملکوں سے احمدی احباب و خواتین نے ہم سب بھائی بہنوں سے ہمارے گھروں میں تشریف لا کر یا فون، خطوط اور ای میلز کے ذریعہ سے تعزیت کی اور ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ خاکسار سارے خاندان کی طرف سے اور اپنی طرف سے تمام احباب و خواتین کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا خیر دے اور جن کی مائیں حیات ہیں انہیں ان کی خوب خدمت کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عثمان احمد مبشر صاحب کارکن وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محمد ساجد مبشر صاحب ولد مکرم محمد عاشق طیب صاحب مرحوم سابق کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ بعمر 51 سال شوگر اور پھیپھڑوں میں انفیکشن کی وجہ سے ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 28 اپریل 2015ء کو شیخ زید ہسپتال لاہور میں اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپ کی نماز جنازہ مورخہ 29 اپریل کو صبح 10:30 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم رفیق مبارک میر صاحب وکیل المال ثانی نے دعا کروائی۔ خاکسار کی والدہ مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ بھی ڈھائی سال قبل تقریباً 39 سال کی عمر میں ہمیں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو چکی ہیں۔ والد صاحب نے پسماندگان میں ضعیف العمر والدہ کے علاوہ تین بیٹے خاکسار، مکرم لقمان احمد مبشر صاحب کارکن نظارت امور عامہ، مکرم نعمان احمد مبشر صاحب متعلم جامعہ نہم اور ایک بیٹی نتاشہ مبشر چھوڑی ہیں۔ مرحوم کم گو، نیک ہمدرد، غریب پرور، محنتی اور جماعتی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ چندہ جات کی باقاعدہ ادائیگی کے ساتھ ساتھ مالی تحریکات میں حصہ لیتے تھے۔ اور خلافت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ مختلف اوقات میں متعدد جماعتی خدمات کی توفیق بھی ملتی رہی ہے۔ بوقت وفات سیکرٹری وصایا محلّہ دارالیمن شرقی احسان کے عہدہ پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔

پہلے اہلیہ کی بیماری اور بعد میں اپنی بیماری کے دوران بڑے حوصلہ اور صبر سے کام لیا۔ رشتہ داروں اور عزیز واقارب کی ہر غمی خوشی میں شامل ہوتے تھے۔ خاص طور پر والدین کی اطاعت اور ان کی خدمت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود ہمارا حامی و ناصر ہو۔ ہمارے والدین کو غریق رحمت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار ان سب احباب کا شکر گزار ہے جنہوں نے اس مشکل گھڑی میں خود تشریف لا کر یا بذریعہ ٹیلی فون ہمارے ساتھ تعزیت کی، ہمیں حوصلہ دیا اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں حال نیویارک امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالحنان طاہر صاحب (واقف ڈاکٹر) سابق انچارج احمدیہ ہسپتال فری ٹاؤن سیرالیون کا برین ٹیومر کا کامیاب آپریشن مورخہ 6 مئی 2015ء کو کراچی میں ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صحت و سلامتی سے رکھے۔ ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور پہلے کی طرح کامیاب خدمت کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆

پہاڑوں کے کام

قرآن حکیم ہماری توجہ پہاڑوں کے ایک بے حد اہم ارضیاتی کام کی جانب دلاتا ہے۔

اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے ایسا نہ ہو کہ وہ اہل زمین سمیت شدید زلزلہ میں مبتلا ہو جائے۔ (الانبیاء:32)

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ پہاڑ زمین کو دھچکوں سے بچانے کا کام کرتے ہیں۔

یہ حقیقت قرآن کے نازل ہونے کے وقت کسی کو معلوم نہ تھی۔ اس حقیقت کا علم جدید ارضیاتی تحقیقات کے ذریعے ہوا۔

ان تحقیقات کے مطابق پہاڑ زمین کی بالائی سطح (Earth Crust) کے عظیم الجثہ ٹکڑوں کی حرکات اور ان کے آپس میں ٹکراؤ کے نتیجے میں وجود میں آتے ہیں۔ جب زمین کی ایسی دو پلیٹوں کا ٹکراؤ ہوتا ہے تو ان میں سے طاقتور پلیٹ دوسری کے نیچے سرک جاتی ہے اور اوپر والی پلیٹ مڑ کر پہاڑ اور بلندی بنا دیتی ہے۔ دبنے والی تہہ نیچے کی جانب مڑ جاتی ہے اور اندر زمین میں گہرائی تک اپنی ایک شاخ بنا دیتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہاڑ گہرائی میں بھی اتنے ہی دبے ہوتے ہیں جتنا زمین کے اوپر ان کے حصے نظر آتے ہیں۔

ایک سائنسی مضمون میں پہاڑوں کی ساخت کے بارے میں کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے:۔

جہاں براعظموں کی موٹائی زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ پہاڑی سلسلوں میں وہاں بالائی سطح زمین کے اندر گہرائی تک چلی جاتی ہے۔

ایک آیت میں پہاڑوں کے اس کام کی جانب ''کھونٹوں'' (میخوں) سے ان کا موازنہ کرتے ہوئے اشارہ کیا گیا ہے:۔

''کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو پیوستہ میخوں کی طرح۔'' (سورۃ النبا:8,7)

دوسرے الفاظ میں پہاڑ زمین کے اوپر اور نیچے رہ کر ان پلیٹوں کے اتصال کے مقامات پر بالائی سطح زمین کے مختلف حصوں کو آپس میں جکڑ دیتے ہیں۔ اس طرح سے یہ پہاڑ زمین کی چھال کے مختلف حصوں کو آپس میں باندھ دیتے ہیں اور انہیں زمین کے اندر پگھلے ہوئے مادے (Magma Stratum) پر اور پلیٹوں کو آپس میں ایک دوسرے پر پھسلنے اور سرکنے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ مختصراً ہم پہاڑوں کو ان کیلوں سے تشبیہ دے سکتے ہیں جو لکڑی کے مختلف ٹکڑوں کو باہم جوڑتی ہیں۔

زمین کے مختلف حصوں کو آپس میں مستحکم رکھنے کے پہاڑوں کے کام کو سائنسی زبان میں ''آئسوسٹیسی (Isostasy)'' کہا گیا ہے۔ آئسوسٹیسی کا مطلب کچھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔

آئسوسٹیسی بالائی سطح زمین کا عمومی توازن، سطح زمین کے نیچے کشش ثقل کے زیراثر پتھریلے مواد کے مسلسل بہاؤ کو کہتے ہیں۔

پہاڑوں کا یہ اہم کردار جو جدید ارضیات اور زلزلیاتی تحقیقات کی بدولت دریافت ہوا ہے۔ قرآن میں صدیوں پہلے بتا دیا گیا جو خدائی تخلیق کی عظیم علم و حکمت کی مثال ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

15 مئی 2015ء

5:05 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم
5:45 am یسرنا القرآن
6:15 am Brisbane میں استقبالیہ تقریب
7:30 am سپینش سروس
8:40 am پشتو مذاکرہ
8:50 am ترجمۃ القرآن
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
11:55 am Melbourne میں استقبالیہ تقریب
1:15 pm راہ ہدیٰ
2:50 pm انڈونیشین سروس
3:55 pm دینی و فقہی مسائل
5:00 pm خطبہ جمعہ Live
6:35 pm تلاوت قرآن کریم
6:45 pm سیرت النبی ﷺ
7:30 pm Shotter Shondhane
8:40 pm ہجرت
9:20 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm Melbourne میں استقبالیہ تقریب

16 مئی 2015ء

12:35 am Life In Snow
1:05 am دینی و فقہی مسائل
2:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2015ء
3:20 am راہ ہدیٰ
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am یسرنا القرآن
6:00 am Melbourne میں استقبالیہ تقریب
7:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء
8:20 am راہ ہدیٰ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس مجموعہ اشتہارات
11:30 am الترتیل
12:00 pm جلسہ سالانہ یوکے
1:30 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:25 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن Live
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:05 pm معراج کی حقیقت
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
10:30 pm الترتیل
11:05 pm عالمی خبریں
11:25 pm جلسہ سالانہ یوکے

17 مئی 2015ء

12:45 am فیتھ میٹرز
1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am راہ ہدیٰ
3:35 am سٹوری ٹائم
3:55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء
5:10 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am درس مجموعہ اشتہارات
5:55 am الترتیل
6:25 am جلسہ سالانہ یوکے
7:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء
9:05 am معراج کی حقیقت
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm گلشن وقف نو
1:00 pm فیتھ میٹرز
2:00 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 11 - اپریل 2014ء (سپینش سروس)
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:20 pm آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء
7:10 pm Shotter Shondhane
8:15 pm گلشن وقف نو
9:15 pm سیرت صحابیات رسولؐ
10:05 pm کڈز ٹائم
10:35 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:30 pm گلشن وقف نو

18 مئی 2015ء

12:30 am Beacon of Truth Live (سچائی کانور)
1:40 am Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:05 am اوپن فورم
2:55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء
4:05 am سوال و جواب
5:00 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم
5:40 am آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:55 am یسرنا القرآن
6:20 am گلشن وقف نو
7:30 am مسلم سائنسدان
7:45 am Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
8:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء
9:20 am اوپن فورم
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:25 am الترتیل
11:55 am نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب
1:05 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm فرنچ پروگرام
3:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جنوری 2015ء (انڈونیشین سروس)
4:15 pm تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm درس حدیث
5:25 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جولائی 2009ء
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:05 pm تقاریر جلسہ سالانہ
8:40 pm سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm راہ ہدیٰ
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:25 pm نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب

ربوہ میں طلوع وغروب 11 مئی

طلوع فجر	3:42
طلوع آفتاب	5:12
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:58

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

11 مئی 2015ء

6:30 am گلشن وقف نو
8:15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2015ء
9:55 am لقاء مع العرب
11:55 am سڈنی میں استقبالیہ تقریب 18 - اکتوبر 2013ء
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2009ء
8:55 pm راہ ہدیٰ

ضرورت ملازمہ
مریضہ کی دیکھ بھال کے لئے گھر میں ملازمہ کی ضرورت ہے۔ معقول معاوضہ دیا جائے گا۔
دارالرحمت وسطی ربوہ: 0300-5351755

WARDA فیبرکس
تبدیلی آنہیں رہی تبدیلی آگئی ہے لان ہی لان
کرینکل شفون دوپٹہ 4P کلاسک لان 3P ڈیزائنر لان شرٹ پیس
400/450 750/- 950/-
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

پراپرٹی اینڈ موٹر کار ایجنسی
ربوہ و گردونواح میں جائیداد کی خرید و فروخت کا باعتماد ادارہ
(گاڑیاں سیلف ڈرائیو اور رینٹ پر دستیاب ہیں)
رابطہ: 22 بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ
آصف سہیل بھٹی 0333-9400005 0321-9988883

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
شاپ نمبر 25 ہجویری سنٹر ملتان روڈ چوبرجی لاہور
0345/0321 4866677
0333-6708024,042-37418584

سرجیکل آؤٹ ڈور
ڈاکٹر ولی محمد ساغر ریٹائرڈ پروفیسر آف سرجری
ہر اتوار صبح 10 بجے تا 12 بجے
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
0315-6705199,047-6213944

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: میاں عمران
047-6211978 0332-7711750

خوشخبری، عید آفر
کرینکل شفون دوپٹہ 4P 900
کلاسک لان 3P 750
فردوس۔ کرسٹل اتحاد 1400
مردانہ سوٹ 600
لہنگا، برائیڈل سوٹ، اور بوتیک ورائٹی انتہائی کم ریٹ پر حاصل کریں۔
ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ نزد ویلکم سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155